

## Urdu - FA Part 2 Urdu Chapter 1 Online Test Short Questions Preparation

مناقب عمر بن عبدالعزیز رح کا مرکزی خیال بیان کریں۔ Q1.

**Ans 1:** حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نہایت با اخلاق، منکسر المزاج اور انصاف دوست خلیفہ تھے۔ غیر مسلمون کے ساتھ انصاف اور عدل کے معاملے میں ان کے فیصلے خاص طور پر قابل زکر بیں۔ انہوں نے خاندان کے اعزاز و اقارب کی ناراضی کی پرواکرے بغیر، زاتی اور بنوامیہ کی جاگیریں عوام کو لوٹا دیں۔ انہوں نے آزادی رائے اور حق گونی کو بھی بروائے چڑھایا۔ جمہوریت اور مساوات کی سلطنت اور حکومت کا بنیادی اصول تھا۔

مناقب عمر بن عبدالعزیز رح کا پس منظر تحریر کریں۔ Q2.

**Ans 1:** مولانا شبی نعمانی کا شمار برابعہم کے نامور مسلمان اکابر میں بوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زبانت اور طباعی کی وافر صلاحیتوں سے نوازا اور انہوں نے ان صلاحیتوں سے بہر پور استفادہ کرتے ہوئے انہیں مسلمانوں کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ وہ ایک نامور سیرت نگار، سوانح نگار، مورخ، جید عالم دین، بلند پایہ، ادیب نقاد اور خوش گو شاعر تھے۔

**Ans 2:** انہوں نے نہ صرف سیرت و سوانح پر بلند پایہ تصانیف یادگار چھوڑیں۔ بلکہ سوانح نگاری اور تاریخ نویسی کے جدید اصول بھی متعین کیے ہیں۔ ان کی تصانیف میں سیرت النبی، الفاروق، المامون، سیرت النعمان، سوانح مولانا روم، سوانح الحجم، موانہ انس و دبیر اور سفر نامہ، مصروف روم شام شامل ہیں۔

سیق مناقب عمر بن عبدالعزیز رح اقتباسات کی تشریح: "ان کا ایک کارنامہ جو نہایت قابل قدر ہے۔ سلاطین بنی امیہ کی ناجائز کاروانیوں کا مٹانا تھا۔" Q3. سلاطین بنی امیہ نے ملک کا بڑا حصہ جو زمینداری کی حیثیت سے رعایا کے قبضے میں تھا۔ اپنے خاندان کے ممبروں کو جاگیر میں دے دیا تھا۔ جس طرح سلاطین تیموریہ کے زمانے میں بڑے بڑے سوبے شہزادوں کی جاگیر میں دے دیے جاتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رح پر تخت پر بیٹھے تو سب سے پہلے ان "کو اس کا خیال ہوا۔ لیکن ایسا کرنا تمام خاندان کو دشمن بنالیتا تھا۔ تاہم انہوں نے اس کی کچھ پروانہ نہ کی

**Ans 1:** تشریح: عادل سلطان کا چند گھوڑیوں کا عدل زاہد کی سو سالہ عبارت سے برتر ہے اس لیے کہ دنیا بھر میں بیشہ سے جملہ مسائل کا حل عدل و انصاف سے واسطہ رہا ہے۔ اور جس قدر یہ اب بے اتنا بی مشکل ہے۔ خصوصاً جاگیریں، مراعات، اور عیش و عشرت کو ترک کرنا سب سے مشکل بوتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے دور حکومت پر ایک نظر ڈالنے سے ان کا یہ کارنامہ نمایاں نظر آتا ہے کہ انہوں نے امور سلطنت چلانے میں عدل و انصاف کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ حق دار کو اس کا حق دلانا اور جابر اور ظالم سے غصب شدہ مال و محتاج و اپس لینا انصاف ہی کے پہلو ہیں۔ حق دار کو اس کا حق لے کر دینے میں وہ کسی سفارش پارور عایت کے قائل نہ تھے۔ بنو امیہ کے سلاطین نے ناجائز طریقوں سے سلطنت میں اجھی اور زرخیز میں عالم لوگوں سے غصب کر کے اپنے رشتے داروں اور اعزاز میں تقسیم کر دی تھیں اور وہ ان جاگیروں کو اپنا استحقاق سمجھ کر استعمال لانے لگے تھے۔ تاریخ ایسی جبر کی کاروانیوں سے بہر پڑی ہے۔ سلاطین اور بادشاہوں کا یہ ظالماںہ انداز ایک ساربا ہے۔ بر عظیم میں جب مغل بادشاہ حکمران تھے تو بھی اپنے اعزاز و اقارب اور فوج کے مختلف عہدے داروں میں جاگیریں تقسیم کرتے تھے۔

مشکل الفاظ کے معنی تحریر کریں۔ Q4.

**Ans 1:** مناقب: منقبت کی جمع، اوصاف، خوبیاں، اصلاح بکار کی مدد - علامہ: نہایت عالم فاضل آدمی۔ این جوڑی: اپنے عہد کے بڑے نامور خلیف، مصنف اور صوفی تھے۔ حدیث: حدیث کا علم جاننے والا سیرت العرین: علامہ این جوڑی کی معروف تصنیف جس میں حضرت عمر فاروق رضہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حالات اور عہد حکومت کے واقعات تحریر کیے گئے ہیں۔ فتوحات: فتح کی جمع۔ تنزل و نصب: برطوفی اور بحالی، ترقی اور تنزل، ادل بدل کرنا یا بونا۔ قلم انداز کرنا: لکھنے ہوئے پہلو دینا، نظر انداز کر دینا۔ واقعات: واقع کی جمع۔ نقل کرنا: تحریری کرنا مقابلہ ہاظ: لائق توجہ۔ طرز عمل: سلوم، طریق کار۔ مجس: کامل جسم رکھنے والا۔ شخصی حالت: ذاتی حیثیت۔ منست: بیٹھنے کی جگہ

خلاصہ مناقب عمر بن عبدالعزیز رح تحریر کریں۔ Q5.

**Ans 1:** علامہ شبی نعمانی نے علامہ این جوڑی کی تصنیف سیرت العرین سے ملکوز حضرت عمر بن العزیز رح کے ان اوصاف حمیدہ کو موضوع بنایا ہے جو ان کے اعلیٰ اخلاق، عدل و انصاف اور غیر مسلمون سے ان کے طرز عمل سے متعلق ہیں ان کے رویہ اسلام کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رح غیر مسلمون کے ساتھ انصاف اور عدل کے تقاضوں کا خاص خیال رکھتے

**Ans 2:** ان کا ایک بڑا کارنامہ ہے کہ بنوامیہ کی تمام جاگیریں ضبط کر کے عوام کو واپس لوٹا دیں کہ وہی ان کے مالک تھے۔ اس سلسلے میں ان کے خاندان نے آپ کی

پھوپھی ام عمر کو سفارش کے لیے آپ کے پاس بھیجا لیکن آپ نے کوئی سفارش قبول نہ کی۔ ان کے غلام مزاحم نے بھی جاگیروں سے دست بردار ہونے سے باز رکپنے کی کوشش کی مگر وہ نامانے۔

**Ans 3:** انہوں نے این سلیمان کی جاگیر بھی ضبط کی۔ حالانکہ وہ اسے خاندان بھر میں سب سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ این سلیمان نے رد کر جاگیر کی بحالی کا تقاضا کیا لیکن محبت کے تقاضوں پر عدل و انصاف غالب آیا اور آپ نے فیصلہ بدلنے سے انکار کر دیا۔

اقتباسات کی تشریح: "ان کا ایک کارنامہ جو نہایت قابل قدر ہے۔ سلاطین بنی امیہ کی ناجائز کاروائیوں کا مثانا تھا۔ سلاطین بنی امیہ نے ملک کا بڑا حصہ ہ جو زمینداری کی حیثیت سے رعایا کے قبضے میں تھا۔ اپنے خاندان کے میروں کو جاگیر میں دے دیا تھا۔ جس طرح سلاطین تیموریہ کے زمانے میں بڑے سوبے شہزادوں کی جاگیر میں دے دیتے جاتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رح پر تخت پر بیٹھے تو سب سے پہلے ان کو اس کا خیال بو۔ لیکن ایسا کرنا "تمام خاندان کو دشمن بنالیتا تھا۔ تاہم انہوں نے اس کی کچھ پروانہ نہ کی۔

**Ans 1:** حوالہ متن: سبق کا عنوان: مناقب عمر بن عبدالعزیز رح مصنف کا نام: علامہ شبی نعمانی

Q7: یہ امر بیان کرنے کے قابل ہے کہ خلفاء بنی امیہ..... جو اسلام نے قائم کیا تھا۔

**Ans 1:** سبق کا نام: مناقب عمر بن عبدالعزیز رح مصنف کا نام: علامہ شبی نعمانی ماذخ: مقالات شبی جلد چہارم

**Ans 2:** سیاق و سبق: محدث این جوزی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ کے حالات و واقعات پر جو کتاب لکھی اس کا نام سیرت العربین رکھا جس میں ان کے اخلاق اور عدل و انصاف کے متعلق بیان ہے۔

**Ans 3:** تشریح: خاندان بنی امیہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا عہد اسلام کا سنبھری عہد کھلاتا ہے۔ آپ سب کے ساتھ بکسل برتوڑ کرتے تھے۔ غیر مسلم بھی آپ کے شفقت بھرے روپے سے بہت خوش تھے۔

**Ans 4:** خاندان بنی امیہ اپنی دولت اور عیش و عشرت میں اپنا کوئی ثانی نہ رکھتے تھے اپنے غاصبانہ روپیوں اور معاشرتی استھنال کی بدولت انہوں نے لوٹ مار سے کافی دولت جمع کر رکھی تھی۔ یہ رقم غریبوں سے لوٹی ہوئی تھی۔ بادشاہوں نے غریبوں کے خون جوس کو جوس کر اپنے دولت خانے و بھر لئے تھے اپنی اخوت بیش کے لیے خراب کر لی۔ دولت سے پیمانہ بیش لبریز نہیں رہتا۔ دولت ختم پیمانے خالی بوجاتا ہے اور پھر اُنے والی نسلیں بھیک مانگنے پر مجبور بوجاتی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خاندان بنی امیہ کے دوسرے حکمرانوں کی طرح دوست مذن نہ تھے۔ جب وفات پانی تو کل سترہ دینار و راثت میں چھوڑے۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حکومت اسلام اصولوں کا مکمل نمونہ تھی۔

اقتباسات کا سیاق و سبق تحریر کریں۔ Q8.

**Ans 1:** سیاق و سبق: حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے امور سلطنت کے بارے میں علامہ شبی لکھتے ہیں کہ ان کی فتوحات اور خاص سلطنت سے متعلق امور سے صرف نظر بھی کر لی اجائے تو ان کے اخلاق اور عدل و انصاف سے وہ سراپا اسلامی طرز عمل کی تصویر نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ولید بن عبدالمالک کے بیٹے عباس سے غصب شدہ اراضی واپس لے کر حصن کے عیسائی کو لوٹا دی تھی۔ انہوں نے ولید بن بنی امیہ کی جاگیریں لوگوں کو واپس کر دیں۔ عوام میں گھل مل کر رہنے اور ان کے ساتھ عالم لنگر سے کھانا کھاتے، آزادی و مساوات، جمہوریت اور جرأت مذن کو پروان چڑھایا۔ اس روشن صفت خلیفہ کی وفات پر صرف ستھر دربم ترکہ نکلا۔

اقتباسات نمبر 2: "بنو امیہ کے دفتر اعمال میں سب سے زیادہ قوم کو برباد کرنے والا یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے آزادی اور حق کوئی کا استیصال کر دیا۔ عبدالمالک نے تخت پر بیٹھ کر حکم دیا تھا کہ کوئی شخص میری کسی بات پر روک ٹوک نہ کرنے پائے اور جو شخص ایسا کرے گا سزا پائے گا۔ اگرچہ اس پر بھی آزادی پسند عرب کی زبانی بند نہ بھیئی تاہم بہت کچھ فرق آگیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز رح نے اس بدعت کو بالکل مٹا دیا۔ وہ نہیات مذنین اور راست باز شخص اس کام پر مقرر کی کہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے جو غلطی سر زد ہو فوراً ٹوک دیں ان کے اس طرز عمل سے "لوگوں کو عالم طور پر جرأت بو گئی تھی اور لوگ نہیات بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکتہ چینی کرتے تھے۔

**Ans 1:** حوالہ متن: سبق کا عنوان: مناقب عمر بن عبدالعزیز رح مصنف کا نام: علامہ شبی نعمانی

**Ans 2:** سیاق و سبق: علامہ شبی نعمانی نے علامہ این جوزی کی تصنیف سیرت العربین کے حوالے سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے اخلاق اور امور سلطنت چلانے میں ان کا عدل و انصاف خصوصاً غیر مسلموں اس کے منصفانہ روپے کا زکر کیا ہے کہ انہوں نے کس طرح سلاطین، بنو امیہ کی عوام سے بتهیانی بونی زمینیں لوگوں کو واپس دلاتیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے کوئی سفارت اور سفارش یا کس قسم کا دباؤ قبول نہ کیا۔ انہوں نے خود اپنی زمینیں بھی مسجد میں ممبر پر بیٹھ کر علی اعلان عوام کو لوٹا دیں اور جاگیر کے کاغذات سب کے سامنے ضائع کر دیے۔ انہوں نے خاندان میں سب سے عزیز این سلیمان کی جاگیر بھی اصل مالکان کو لوٹا دی اور اس کا رونا اس کے کسی کام نہ آیا۔

قہباست: "بنو امیہ کے دفتر اعمال میں سب سے زیادہ قوم کو برباد کرنے والا یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے آزادی اور حق کوئی کا استیصال کر دیا تھا۔ Q10. عبدالمالک نے تخت پر بیٹھ کر حکم دیا تھا کہ کوئی شخص میری کسی بات پر روک ٹوک نہ کرنے پائے اور جو شخص ایسا کرے گا سزا پائے گا۔ اگرچہ اس پر بھی آزادی پسند عرب کی زبانیں بند نہ ہوئیں تاہم بہت کچھ فرق لگایا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز رح نے اس بذعت کو بالکل مٹا دیا۔ وہ نہایت متین اور راست باز شخص اس کام پر مقرر کیئے کہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے جو غلطی سر زد ہو فوراً روک دیں ان کے اس طرز عمل سے لوگوں کو عام طور پر جرأت بو گئی تھی اور لوگ نہیں بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکھل چینی کرتے تھے۔" تشریح کریں

**Ans 1:** تشریح: آزادی اظہار بمیشہ سے انسان کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا اور اسلام میں اس کی ایمیٹ دو چند ہے کہ جابر سلطان کے سامنے حق گونی کو افضل ترین جہاد قرار دیا ہے۔ لیکن بمیشہ سے جابر و جائز سلاطین اور بادشاہوں نے اس پر پابندی لگانے رکھی اور عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا۔ بنوامیہ کے حکمران اس معاملے میں دیگر حکمرانوں سے مختلف نہ تھے۔ عبدالمالک نے تخت پر بیٹھتے ہی حکم دیا کہ کوئی شخص ان کے کردار پر انگشت نمائی نہ کرے اور جو کوئی ان کے افعال پر گرفت کرے گا یا ان کے فیصلوں پر اعتراضات سے یا نکھل چینی کرے گا۔ اسے سزادی جائے گی۔ چنانچہ اکا دکا جرأت مذکوہ لوگوں کے علاوہ دیگر لوگوں کی زبان کو تالے لگ گئے اور آزادی اظہار اور حق گونی کا عمل رک گی۔

**Ans 2:** حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے خلیفہ بنتے ہی لوگوں پر آزادی اظہار کی پابندی ختم کر دی بلکہ حق بات کہنے کی قدر کرنے لگے۔ انہیں اللہ کے حضور دنیا کی بر بات کی جواب دبی کا احسان نہیں۔ اس لیے نہ صرف دوسروں کو حق بات کہنے کی اجازت دی بلکہ اپنے آپ کو براہ راست پر رکھنے اور اپنا احتساب کرنے کے لیے انہوں نے وہ نیک دین دار اور سچے کھرے ائمیوں کو اپنا مددگار مقرر کیا جو عدالت کے وقت خلیفہ وقت کے اقوال پر نظر رکھتے تھے اور انہیں غلط باتوں پر روک دیتے تھے۔